یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے - اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
روساء و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	سہ
" ششماہی	۱۰ آنہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ - شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر - مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر

کسی مذہب کے اختیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ اوس مذہب میں لگکر ہماری نجات ہو۔ اور ہم دوسری زندگی میں ان دکھوں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں جو گمراہوں مجرموں۔ اور بدکاروں کیلئے ہونگی۔ اسی لئے خدا نے دنیا میں سلسلہ رسالت پیدا کیا۔ کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ اور اون کے بعد اون کے تابعین اس کام کو کریں

نجات جو مذہب کی اصل غرض یا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں مذاہب مختلف ہیں۔ موجودہ عیسائی مذہب یہ جواب دیتا ہے۔ کہ خدا نے دیکھا۔ کہ دنیا سب گنہگار ہے۔ اگر انکو چھوڑتا ہوں۔ تو میرے عدل کی صفت قائم نہیں رہتی۔ اگر انکو عذاب کرتا ہوں تو رحم کا ظہور نہیں ہوتا۔ اسلئے خداوند عادل اور رحیم نے ایک ایسی صورت پیدا کی جس سے اوس کے یہہ دونوں وصف قائم رہے۔ اور مذہب کی غرض (نجات) بھی حاصل ہو گئی۔ خداوند قدوس جو جسم اور جسمانیات سے پاک ہے۔ سبحانہ و تعالےٰ عما یقول الظالمون۔ (بقول نصاریٰ) اوس نے خود جسم اختیار کیا۔ اور بشکل مسیح مجسم ہو کر لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں پھانسی پر مرا۔

پس دنیا کی نجات کا ذریعہ اب عیسائی مذہب یہی پیش کرتا ہے۔ کہ مسیح مجسم خدا پھانسی پر مرا۔ تاکہ لوگوں کو نجات دیوے یا دلائے

یہہ عقیدہ عیسائیوں کا بہت پرانا سمجھا جاتا بلکہ حال میں بھی اسی کی اشاعت کرتے ہیں چنانچہ عیسائی اخبار نور افشاں لودہیانہ کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل بیان شایع ہوا ہے۔

"خداوند مسیح یا کلام خدا یا کلمۃ اللہ کے مجسم ہونے کا دوسرا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ دنیا کے گناہ اوٹھالے جائے۔ وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا۔ کہ گناہوں کو اوٹھا لے جائے۔ اور اس کی ذات میں گناہ نہیں" (۱ یوحنا ۳:۵) اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کسی دقیق تحقیق یا فلسفانہ بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں جیسے اس آیت کے الفاظ صاف اور سادہ ہیں۔ ویسے ہی مطلب بھی صاف ہے اس حقیقت کو زیادہ صاف طور پر اور زیادہ تیز روشنی میں سمجھنے کے لئے ایک رسم کے واسطے اس چلا دے کے بکرے پر غور کرنا چاہئے۔ جس کا ذکر احبار ۱۶: ۸ سے ۲۶ تک میں مفصل ہے وہاں حکم ہے۔ کہ ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں۔ اور ان کے سارے گناہوں۔ اور خطاؤں کا اقرار کرکے ان کو اس حلوان کے سر پر دھرے۔ اور کسی

[illegible]

شخص کے ہاتھ جو اس کے لئے معین ہو۔ بیابان کو بھجوا دے۔ کہ وہ حلوان اس کی ساری بدکاریاں اپنے اوپر اٹھا کے ویرانے میں لے جائیگا۔ (آیات ۲۱-و۲۲) اس سارے مقام سے روشن ہے۔ کہ گناہ ایک بوجھ ہے جو ایک کے سر پر سے اٹھا کے جا کر دوسرے کے سر پر رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص بلا تجربہ اور بلا امتیاز اوسکو اٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب اس کہنے کا ہے کہ "وہ اس لئے ظاہر ہوا۔ کہ پہلے ساری باتوں میں ہم سا ہے بجز بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اس کو بنی آدم پر سے اٹھائے۔ اور دور لے جائے لیکن تاکہ ہم تجسم الٰہی کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ ذرا اس بات پر غور کریں۔ کہ گناہ اٹھانے والا جو ظاہر ہوا۔ وہ تھا کون؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جس پر اسوقت یوحنا رسول کی نظر تھی۔ وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور جو اس خمسہ سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے۔ کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا جو اس جسم میں مجسم تھا یعنے خدا پر اس کی نظر تھی۔ یہی معنے یہاں لفظ "ظاہر ہوا" کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے۔ مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اس کی ذات میں گناہ نہیں" یعنے یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل میں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے وہی شخص "ظاہر ہوا" تاکہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو ان پر سے اٹھالے۔ اپنے پر اٹھا کے لے جائے۔ دور پھینک دے۔ برباد کر ڈالے تاکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے

الفاظ گناہ۔ اور ظاہر ہوا پر تعمق کرو۔ مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ "وہ بیٹا جنے گی۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔" اور جب وہ پیدا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے گوڑیوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا۔ کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنے مسیح خداوند۔"

پس تجسم کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ایک شخص مجسم ہو گا جو گناہ اٹھا لے جاویگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے اس کام کی حقیقت کو اور اپنے طرز عمل اور سلوکات اور کلام سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ واقعی کلمۃ اللہ اور گناہ سے مبرا ہے۔ اور کہ میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں۔ اور بچاؤں کیسی لاثانی اور مبارک فیض رسان خدمت ہے جو کسی اور سے نہ ہو سکی۔ بلکہ صرف اس کلمۃ اللہ یا پرجاپتی نے کی۔ جو اس برہم میں سے نکلا۔ اور مجسم ہوا۔ اور اپنے آپکو بھی کر دیا۔ تاکہ انسان بے گناہ ہو کر غیر فانی ہو جاویں۔ پرجاپتی کی یہ قربانی ایک کشتی ہے پائل۔ جس کے ذریعہ سے منتر کیا اور دیوتا گیا۔ سب کے سب پاک ہو کر اس ات لوک سے گذر کر برہم لوک کو پراپت ہوں جہاں سے واپس نہیں آنا ہے۔ اور نہ دکھ پاپ ہے اور نہ موت۔" (نور افشاں ۱۴ اکتوبر)

اسی کی تائید میں رسالہ الکفارہ کے مصنف پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح نے پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں آکر صلیبی موت کے ذریعہ سے تمام بنی آدم کے گناہوں کا کامل کفارہ دیا۔ چنانچہ انجیل مختلف میں وہ خود بارہا اسی بھاری کام کو اپنی آمد کا سبب بیان کرتا ہے مثلاً لکھا ہے "کہ جسطرح موسے نے سانپ کو اونچے پر چڑھایا۔ اسی طرح ضرور ہے۔ کہ ابن آدم (مسیح) بھی اونچے پر چڑھایا جاوے تاکہ جو کوئی ایمان لاوے۔ اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا ۳: ۱۴ و ۱۵)

"ابن آدم اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" (متی ۲۰: ۲۸)

پھر انجیل شریف میں ایک اور مقام پر مسیح کے حق میں یوں مرقوم ہے:" اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا۔" (۱ یوحنا ۲: ۲) اور پھر مرقوم ہے۔ کہ "اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔ (۱ یوحنا ۱: ۷) ایکمرتبہ یوحنا اصطباغی نے یسوع کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہوں کو اٹھا لے جاتا ہے۔" (یوحنا ۱: ۲۹)

پس توریت اور انجیل دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے مجسم ہونے کا خاص مطلب و مقصد یہ تھا۔ کہ صلیب پر جان دیکر گناہوں کا کفارہ دینے سے عدل کا تقاضا پورا کرے تاکہ خدا تائب گنہگاروں کو معاف کر سکے اس طرح سے مسیح نے ہمارے عوض میں سزا اٹھا کر ناراستوں کے بدلے اس راستباز پر سیاست ہوئی۔ تاکہ وہ ہمکو خدا سے ملا دے۔ کفارہ کے اس بھاری کام کے وسیلہ سے جو مسیح نے کیا۔ انسان کے دل کی خدا سے ملنے کی زبردست خواہش اور حقیقی آرزو پوری ہوئی۔"

(الکفارہ صفحہ ۱۱-۱۲)

ان سارے اقتباسات کا مطلب صرف اتنا ہے کہ مسیح جو مجسم خدا تھا۔ دنیا بھر کے لوگوں کے گناہوں کو اٹھا کر خود سزایاب ہوا۔ اور لوگوں کو سزا سے بچایا۔

قرآن مجید نے اس خیال کا جواب دو لفظوں میں نہایت ہی سنجیدگی اور معقولیت سے دیا ہے فرمایا ہے۔

"لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" کوئی نفس کسی دوسرے

اسلام - اسلام کی نظر میں [illegible]

کہ گناہ نہیں اٹھاتا؟ ممکن ہے عیسائی اس بیان کو مخالفانہ سمجھیں۔ اس لئے ہم صرف ایک دو سوال کرکے باقی کو ناظرین کے فہم پر چھوڑینگے۔

(الف) مسیح کا کفارہ کن لوگوں کے لئے ہے۔ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے جن میں عیسائی غیر عیسائی سب شامل ہیں۔ یا خاص عیسائیوں کے لئے۔ رسالہ الکفارہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں جو اول یوحنا کی عبارت نقل ہے۔ "نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفارہ مسیح تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ خدائی صفات عدل اور رحم سب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے اس کفارہ میں بھی سب کا حق ہے۔

(ب) گناہ کی سزا کیا ہے۔ جس کے ہٹاتے میں یہ کفارہ مدد دے سکتا ہے۔ اسکا جواب بھی ہم کو انجیل ہی سے ملتا ہے۔ کہ گناہ کی سزا موت ہے (رومیوں کا ۶ باب فقرہ ۲۳)

اس موت سے کونسی موت مراد ہے۔ اسکا جواب پادری راؤس صاحب کے الفاظ میں ملتا ہے۔ جو لکھتے ہیں۔

"اسکے دیگر انبیاء مر گئے۔ لیکن وہ گناہ گاروں کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے مرے۔ پر یسوع مسیح چونکہ خود بیگناہ تھا گناہگاروں کے لئے اس کا عوض ہو کر مرا" (رسالہ یسوع مسیح کی موت ص ۱۲)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ یہی موت ہے جو جانداروں پر آتی ہے۔ جس سے حضرات انبیاء اور غیر انبیاء سب مرے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں حضرت مسیح کا قول ہے۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" پس ہم بھی کفارہ کے درخت کو پھل سے پہچانتے ہیں۔ تو کفارہ ایک معدوم چیز سے بھی پرے ہمکو نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے دنیا سے معدوم نہیں ہوئی بلکہ ہر انسان بلکہ ہر جاندار پر آتی ہے۔ اس موت میں نہ عیسائی کی تمیز ہے۔ نہ موسائی کی۔ اور نہ محمدی کی نہ احمدی کی۔ پھر ہم کیونکر باور کریں کہ کفارہ مسیح نے دنیا کو کوئی فائدہ دیا۔ بجائے کہ ان کے گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ الٹو برابر بھگتنی پڑتی ہے۔ یہی معنے ہیں "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

اخباری کالموں میں اسی قدر گنجائش ہے ورنہ اس مسئلہ پر متعدد بحثیں ہیں۔ جو ہمارے رسالہ "رسالہ نجات" میں مفصل مذکور ہیں۔ جو بقیمت ۲/ دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے

قادیانی مشن

مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح ۱۸۔ نومبر میں بعنوان مذاکرہ مذاکرہ علمیہ ایک مراسلہ مولوی نذر علی صاحب کا چھپا ہے۔ جس میں بہت سی آیات متعلقہ اور غیر متعلقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانوروں کی زندگی کے متعلق پیش کرکے انکی موت اور دوبارہ زندگی سے انکار کیا ہے۔ یہ مسئلہ تو ہماری متعدد تصانیف تفسیر القرآن عربی۔ ترک اسلام اور تقلیب الاسلام وغیرہ میں مفصل مذکور ہے۔ یہاں ہمیں انکی پیش کردہ آیات میں سے صرف ایک آیت کی بابت کچھ پوچھنا ہے۔ جسکو مرزا صاحب نے بارہا کئی ایک مقامات پر اس مدعا کے لئے لکھا ہے۔ کہ مردے دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے۔ وہ آیت یہ ہے

وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

اس آیت کا ترجمہ وہ اور مرزا صاحب یوں کرتے ہیں جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اسپر حرام ہو گیا کہ وہ اس دنیا کی طرف پھر لوٹیں۔

اس ترجمہ کو دیکھکر ہر اہل علم کو تعجب ہوگا۔ کہ مرزا صاحب اور انکی جماعت میں کوئی اہل علم نہیں۔ جو اسکی ترکیب سمجھ سکے؟ میرا گمان یہ نہیں۔ کہ نہیں۔ بلکہ انکا خیال ہے کہ ان کے سوا دنیا میں کوئی نہیں جو ہماری غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر واقع یہ ہے کہ قادیانی مشن اپنے پیرو (ہادی) کی رہنمائی میں مطالب بیان کرنے میں علوم عربیہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ مثال کے لئے یہ آیت اور وہ حدیث جو حضرت مسیح کے نزول کے متعلق آئی ہے۔ کافی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

جسکا ترجمہ ترکیبی یہ ہے۔

تم کیسے ہو گے جب مسیح ابن مریم تم میں اتریگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں میں سے ہوگا چونکہ اسوقت مسلمانوں میں سے کوئی حاکم نہیں۔ ثابت ہوا۔ کہ مسیح کے نزول کا وقت ابھی نہیں آیا مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا۔ کہ مسیح تم میں آئے گا۔ اور وہ تمہارا امام ہوگا کون پوچھے کہ یہ ترجمہ عربی قاعدہ کے موافق ہے یا مخالف؟

اسی قسم کی یہ آیت ہے۔ آیت موصوفہ کی ترکیب یوں ہے۔ حرام مبتدا انہم خبر مگر قابل غور یہ ہے کہ انہم لا یرجعون مثبت ہے یا منفی۔ چونکہ اس میں لا ہے۔ اسلئے تقدیر عبارت یہ ہے

حرام علی قریۃ اھلکنٰھا عدم الرجوع۔ یعنے جو مر گئے ان پر عدم رجوع حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ عدم رجوع کی نقیض رجوع ہے۔ اور حرام کی نقیض واجب۔ یا بطریق منطق کم از کم جائز تو لازم آجائیگا۔ کہ جن لوگوں پر عدم رجوع حرام ہے۔ ان کا رجوع جائز ہے نتیجہ صاف ہے۔ کہ مردوں کا دنیا میں واپس آنا جائز ہے

ناظرین اس مذاکرہ میں کسی قسم کی مغالطہ دہی سے کام نہیں لیا۔ نہ کوئی بات علوم عربیہ کے قواعد کے خلاف کی ہے۔ امید ہے پیغام صلح اپنے مضمون نگار تک یہ مذاکرہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

میری غرض اس مذاکرہ علمیہ سے صرف یہ ہے کہ اس آیت کی تفسیر صحیح ہو جائے۔ جو مدت سے قادیانی لٹریچر میں غلط در غلط داخل ہے

تہذیب۔ تہذیبوں کے فرائض قیمت ۔ ا/

ahmadimuslim.de

خلافت علی اور آیت انفسنا

۲۰-شوال ۱۱ء ستمبر کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جو کسی شیعہ کے جواب میں تھا۔ جس نے دعوے کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالٰے نے جناب مرتضٰے کو آنحضرت کا نفس کہا ہے۔ اس لئے مرتضٰے خلیفہ بلافصل تھے۔ جس کے جواب میں لکھا تھا کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ جیسے اس آیت میں ہے۔

تُوبُوا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَکُمْ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ

بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے۔ کہ گوسالہ پرستی کے بدلہ میں اپنے نفسوں کو قتل کرو۔ یہ بھی فرمایا۔ تمکو حکم دیا تھا۔ کہ اپنے نفسوں کو اپنے گھروں سے مت نکالا کرو پھر تم ایسا ہی کرتے ہو۔ کہ اپنے نفسوں کو قتل کرتے ہو۔ وغیرہ۔ یعنے اپنے دینی بھائیوں کو۔

ان آیات کی شہادت پر نیز تفسیر معالم التنزیل کی روایت پر ہم نے یہ نقض کیا تھا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس سے مراد قومی اور مذہبی بھائی ہیں۔ عین بعین نفس رسول نہیں۔ شیعہ رسالہ اصلاح میں کسی اہل علم شیعہ کی طرف سے اسکا جواب نکلا۔ جس میں زور علمی کے عوض زور لسانی اور دل آزاری بہت ہے اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کی نسبت لکھتا ہے۔

"کہ رسول اللہ نے تو آپ لوگوں کو اعدار کتاب اللہ کا خطاب دیا ہے۔ (اصلاح ذی الحجہ صفحہ ۱۷)

پھر لطف یہ کہ اسی فقرہ کے ساتھ ہی سوال کرتے ہیں۔

"پھر کیوں کتاب خدا کو آپ غارت کرتے ہیں؟ (صفحہ مذکور)

کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ جو لوگ (بقول آپکے) زبان الہام ترجمان رسول علیہ السلام سے اعدار کتاب اللہ ہوئے تو لازمی نتیجہ ہے۔ کہ وہ کتاب اللہ کو غارت کرینگے۔ پھر آپ کا یہ سوال "حافظہ نباشد" نہیں تو کیا ہے۔

اے جناب آپکا ارشاد ان معنے میں ہوا۔ جو کوئی عقل کا دشمن کسی کو کہے۔ اے صاحب آپ مسلمان ہو کر بت پرستی کی تردید کیوں کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو یہی معنے ہیں سے

لطف پر لطف ہے اظہار میں مر جو یار کے یار

علاوہ حلی سے گرچ لکھتا ہے ہو نہ سے ہمارا

باوجود کیچہ معنے آیات قرآنی پیش کیں تاہم مجیب صاحب لکھتے ہیں۔

"محض مولوی فاضل کی برائے نام ڈگری حاصل کر لینے سے انسان ادیب نہیں ہو جاتا۔ آپکو نفس کے استعمال و اطلاق بھائیوں پر کہاں سے معلوم ہوا۔ اہل زبان میں سے کسی کو تو سنداً پیش کیا ہوتا جس سے آپ سمجھے جاتے۔ قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں۔ عرب کے لغات اور اون کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شایع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا کہ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ عرب انفس کے لفظ کو بھائیوں کے معنے میں استعمال کرتے ہیں؟"

(اصلاح صفحہ ۱۸)

اہلحدیث اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی شہادت آپ کے نزدیک کافی نہیں۔ تفسیر معالم سے جو قول نقل کیا تھا۔ اوس کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ صاحب معالم نے اسکو قیل سے بیان کر کے ضعیف کیا ہے۔ حالانکہ صاحب معالم نے دونوں کو **قیل** سے بیان کیا ہے۔ جسکو مجیب صاحب نے خود نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اصلاح مذکور صفحہ ۱۹)

ہم نے جو سوال کیا تھا۔ کہ حضرت علی بعینہ نفس رسول ہوتے۔ تو نبوت میں شریک ہوتے۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ فاسد عقیدہ ہمارا ہرگز نہیں (کون کہتا ہے۔ کہ آپکا یہ عقیدہ ہے۔ یہ تو الزام ہے نہ اظہار واقع) لکھتے ہیں ہم حضرت علی کو اوسی طرح نفس رسول کہتے ہیں جسطرح قرآن مجید حضرت مسیح کو روح اللہ کہتا ہے۔ اے جناب قرآن مجید میں روح اللہ کی اضافت تو از قسم اضافت مخلوق الی الخالق یا مصنوع الی الصانع ہے جیسے "لا رسی کا جا قوی" وغیرہ۔ جو محض اظہار شرافت کے لئے نیز اون لوگوں کے رد کرنے کے لئے ہے۔ جو جناب مسیح کو عین اللہ کہتے تھے۔ چنانچہ اسی پرچہ اہلحدیث کے مضمون اول میں اونہی لوگوں کا ذکر ہے۔ حضرت علی نفس رسول ان معنے سے کیسے ہوتے؟ اور کیوں ہوئے؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟

غرض آخر میں آپکو ماننا پڑا کہ ہم حقیقی معنے سے آنحضرت میں اور حضرت علی میں اتحاد کے قائل نہیں۔ (صفحہ ۲۹)

اچھا تو پھر نتیجہ کیا؟ یہی کہ حضرت علی مثل دیگر برادران دینی کے بھائی تھے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بہت سی جگہ انبیاء علیہم السلام کو اونکی قوم کا بھائی کہا جاتا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ وغیرہ اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اخواننا الذین لم یاتوا بعد (مشکوٰۃ کتاب الطہارت) میری امت کے جو لوگ میرے پیچھے آویں گے وہ میرے بھائی ہونگے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ کیا ہم آپکو سجدہ کریں۔ فرمایا۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء) عبادت (سجدہ) اپنے رب کی کرو۔ اور اپنے بھائی کی (میری) تعظیم کرو۔

ان معنے سے ہم کو بھی انکار نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت نسل سب امت کے بھائی ہیں۔ اور بحیثیت رسالت سب کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مگر اس سے خلافت خصوصاً خلافت بلافصل کیونکر ثابت ہوئی۔ یہی ایک سوال ہے۔ جسکو شیعہ مجیب نے باوجود بہت سی طول طویل تحریر و تقریر کے حل نہیں کیا بلکہ چھوا بھی نہیں سے

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اسلام و برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۳

سیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی زندگی کے مقدس حالات

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible] سالانہ [illegible]

جنگ یورپ

اسوقت جنگ مختلف مواقع پر ہو رہی ہے۔ دنیا بھر کی عظیم الشان طاقتیں برسر پیکار ہیں۔ ترکی جو پہلے الگ تھی ۔ اور جس نے اپنے تحفظ و بچاؤ کے خیال سے دردانیال میں سرنگیں بچھا رکھی تھیں ۔ علاوہ روسی سرحد پر اپنی فوج جمع کی ہوئی تھی وہ بھی جرمنی کی ترغیب و تحریص سے میدان میں آگئی ۔ اور ایشیا کے دو میدانوں میں ترکی فوجیں انگریزی افواج سے برسر جنگ ہوئیں۔ ایک تو آبنائے باب المندب کے مقام شیخ سعید کے مشرقی قلعہ طربہ پر اور دوسرے شط العرب سے آگے دریائے تاؤں کے ساحل صیحان کے قریب خبر آئی کہ ۱۱ نومبر کو ترکوں نے انگریزی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے ارض روم میں ترکوں کی روس سے مڈبھیڑ ہوئی ارض روم ترکی ارمینیا کا صدر مقام ہے جو آرمینیا کے وسط میں واقع ہے اور دریائے فرات جو دجلہ اور ارامس کے منبعے انہیں پہاڑوں سے نکلے ہیں وادی فرات میں ترکوں کا ایک مقام کُپرے ہے اسپر روسی فوج قابض ہو گئی ادہر ترکوں نے باطوم پر حملہ کر دیا۔ جسکا مقابلہ روسیوں نے کیا لیکن بعد میں مزید فوجیں ترکوں کی باطوم پر جمع ہو گئیں اور اس ہفتہ کی آخری خبر ہے۔ کہ ترک مقام باکو تک پہنچ گئے۔ جو روسی ایرانی سرحد کا اتصالی مقام ہے۔ باکو کوہ قاف میں ترکی سرحد سے بہت آگے سرحد ایران اور روس پر مشہور شہر ہے۔

بحیرۂ اسود میں ترکی جہازوں اور روسی جنگی جہازوں کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انکا ایک لفٹننٹ اور ۱۴ آدمی زخمی ہوئے ۔ ترکی کے ایک جنگی جہاز گوبین کو نقصان پہنچا۔ جو تھوڑی دیر لڑنے کے بعد کُہر میں غائب ہو گیا۔ اور اسی طرح دوسرا ترکی جہاز بھی روسیوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا ایک دوسرے مقام طرابسی پر ترکی جہاز حمیدیہ نے روسیوں پر سوا سو (۱۲۵) گولے مارے۔ روسی کہتے ہیں کہ ہمارے صرف ۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ہمارے توپ خانہ نے موثر جواب دیا۔

ادہر انگریزی فوج نے بصرہ پر فوجی قبضہ کر لیا جسے ترک خالی کر کے چلے گئے تھے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ ترکوں نے عربوں کے درمیان اعلان جہاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو ناکام ہوئی۔ مصر کے آمدہ اخبار سے معلوم ہوا۔ کہ وہاں تاحال امن ہے۔ مصری سرحد کی بعض چوکیوں پر ترک اور بدو عربوں نے حملہ کر دیا ہے

جرمنی نے روسی علاقہ وسچولا اور ورٹہ دریاؤں کے درمیان شد ومد سے جنگ کی۔ جرمنی کہتے ہیں کہ انہیں روسیوں کے مقابلہ میں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن روسی بیان ہے۔ کہ زنٹشو اور کراکو کے محاذ میں کوئی فرق نہیں آیا روسی بندرگاہ لباؤ میں جرمنوں نے روس کے ڈاک لے جانے والے کئی دخانی جہاز غرق کر دئے اور خود جرمنی کا ایک تباہ کن جہاز بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ علاوہ ازیں بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے جنگی جہازوں کا جو بیڑہ تھا۔ اس کے ایک حصہ نے لباؤ (روسی بندرگاہ) کے دہانہ کا جہازوں کو غرق کر کے محاصرہ کر لیا۔

روسی علاقہ پولینڈ میں پہلے جرمن پیشقدمی کی خبریں آتی تھیں۔ لیکن اب روسی کہتے ہیں۔ کہ ہمکو پولینڈ میں تشفی آمیز کامیابی ہو رہی ہے۔ اور جرمن پیشقدمی رک گئی ہے۔ روسی دوسرے ایک مقام کمٹ اشنک میں جرمنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں آسٹریوں کے مقابلہ میں روسی بیان کے مطابق روسیوں کو نمایاں فتح ہوئی۔ روسی بیان ہے کہ کارپیتھین کے پرے ہماری فوج آسٹریوں کے بہت بڑے لشکر کو نواح میزو اور لیوزر میں گھیر لینے کو ہے۔ ہم نے ایک جنرل۔ ۱۴۰ افسر ساڑہے تین ہزار آسٹری سپاہی کچھ کل کی توپ اور تین ٹرینیں گرفتار کیں۔ اور وہ ہاتے کوہ کارپیتھین کے سرے پر ایک ایسے مقام پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے ہنگری کو راستہ جاتا ہے۔

آسٹریا کو سرویہ کے مقابلہ میں بہت بڑی فتوحات حاصل ہوئی ہے۔ آسٹریا کی فوجیں سرویہ میں دور تک گھس گئیں۔ سرویہ نے اپنا پایہ تخت اسکوب میں بدلدیا۔ جو سرویہ کی سرحد کے آخری سرے پر واقع ہے۔

ادہر فرانس کے میدان میں جرمنی کی جنگ جاری ہے ۔ جرمنوں نے یپرس پر گولہ باری کر کے ٹاؤن ہال اور ایک دوسرے مقام پر آگ لگا دی لیکن کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ۔

فرنچ بلجیین محاذ پر جرمنوں کے حملوں کے متعلق فرنچ (فرانسیسی) سرکاری مراسلت ہے ۔ کہ عام طور پر حالت میں کوئی فرق نہیں آیا ۔ اور توقف سے دشمن (جرمنی) کی گولہ باری روز گذشتہ سے بہی کم درجہ ہے فرانس کے میدانوں میں ہندوستانی سپاہ نے جو شجاعت و بہادری دکھائی ہے۔ اس نے یورپ سے خوب خراج تحسین حاصل کیا ہے ۔ کہا جاتا ہے ۔ کہ دست بدست لڑائی میں دشمن کے حوصلے پست کر دئے ہیں

انگریزی امارت بحریہ کی رپورٹ ہے ۔ کہ زیبرگ کے جنگی و فوجی مقامات پر دو انگریزی جنگی جہازوں نے سخت گولہ باری کی ۔ اور جرمن دو دہ ۔ ہگین کے کارخانوں پر قبضہ کر لیا۔

غرض اسوقت جرمنی ۔ روس ۔ انگلینڈ ۔ ترکی آسٹریا ۔ سرویہ ۔ جاپان ۔ فرانس سب نبرد آزما ہیں ۔ جرمنی فرانس کے علاقہ میں لڑ رہا ہے ۔ اور ادہر روس سے بھی برسر جنگ ہے ۔ روسی آسٹریوں کو گرفتار کر رہے ہیں ۔ آسٹری سرویہ میں گھس گئے ہیں ۔ کہیں ہندوستانی فوج کے جانباز بہادر جرمنوں کے حواس باختہ کر رہے ہیں ۔ کہیں ترک فوج کشی کر رہے ہیں ۔ اور کہیں انگریزی فوج قابض ہو رہی ہے ۔ جنگ ابھی کوئی فیصلہ کن نہیں ہے ۔ اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا ۔ جرمنی کی ریشہ دوانیاں بدستور ۔ تک پہیل رہی ہیں اور انگلینڈ کو اپنی صداقت اور متحدہ سلطنتوں کو اپنے اتحاد پر کامل بھروسہ ہے ۔ کہ اگرچہ دوران جنگ میں انہیں کسی طرح کی

ahmadimuslim.de

اگر ایسا واقعہ جناب مرزا صاحب کی زندگی میں ہوجاتا؟

۲۲- نومبر کو ہمنے مولانا ابوالوفا صاحب کی توجہ پادری کے اس نوٹ کی طرف دلائی جس میں اس نے مولینا ابوالکلام ایڈیٹر الہلال کی نسبت حیرت انگیز لہجہ میں لکھا تھا کہ وہ کلکتہ سے غیر حاضر ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے کسی کام کو گئے ہونگے۔ البتہ ہم نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ ایڈیٹر صاحب الہلال سے ملاقات ہوئی اثناء گفتگو میں الہلال کی ضبطی ضمانت اور پرچہ کی روانگی کا ذکر آیا۔ تو ایڈیٹر الہلال نے کہا کہ ہنوز ایک فرمہ باقی ہے۔ طبع ہونے پر پرچہ روانہ کیا جاویگا دو تین دن کے بعد الہلال آیا۔ ہمنے اس پر نظر ڈالی۔ تو صبح وہ ایک فرمہ کا بی، بعد میں چھاپکر ساتھ چسپاں کیا ہوا تھا جس میں ضبطی ضمانت کا ذکر اور آئندہ اجراء کے متعلق خبر تھی۔

اس فرمہ کو دیکھکر مجھے معاً خیال آیا۔ کہ اگر ایسا خواب مرزا جی کو زندگی بھر میں ایک ہی آجاتا۔ تو آج اُن کے مرید اسکو دنیا میں شایع کرکے اپنی صداقت کے خوب راگ گاتے۔ لیکن یہاں معمولی بات ہے۔ جو کسی گنتی شمار میں نہیں (خاکسار مولا بخش)

سٹے کی تباہی خیز داستان (امرتسر)

قابل توجہ گورنمنٹ

نیکدل سٹی انسپکٹر بابو ابوالفتح خاں صاحب کی کوشش سے قمار بازی کی جب روک ہوئی۔ تو اس کے ساتھ دیگر ہر قسم کی خرابیاں بھی جو عوام میں دہشت و بے چینی پھیلانے کا باعث ہوتی تھیں بند ہو گئیں۔ اور آئے دن جو چوری۔ ڈاکہ زنی کا بازار گرم رہتا تھا سرد پڑ گیا لیکن یہ افسوسناک امر ہے۔ کہ دیسی جوا کے بدلے یہ انگریزی جوا (سٹہ) زیادہ تیزی سے ظہور میں آرہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اسکا انسداد انسپکٹر صاحب کی کوشش سے بالاتر ہے۔ کیونکہ پچھلے دنوں جب آپنے اسکی بندش کی تھی۔ تو سٹے والے حکام بالا سے اجازت لے آئے تھے۔ سٹہ کیا ہے؟ اور اس کے نقصانات کیا ہیں؟ سنئے۔ سٹہ ایک مہذب جوا ہے۔ یعنی ایک شخص دوکان پر صندوقچی رکھکر بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ اور حسب استطاعت رقم جمع کراتے جاتے ہیں۔ اور ایک پرچی جسپر کوئی نمبر مثلاً ۲-۳ یا ۴-۶ ہوتا ہے۔ اُس سے سب کو آگاہ کیا جاتا ہے وقت مقررہ تک ایک معقول رقم اکٹھی ہو جاتی ہے پھر وہ لاٹری کی طرح پرچیاں نکالی جاتی ہیں جس کے نام کے ساتھ وہ نمبر والی پرچی نکلے۔ اس کو اسکی رقم سے دسیوں گنا زیادہ ملجاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی نے ایکصد روپیہ ڈالا تو وہ ایکہزار لے گا۔ اور باقی سب کا مال ہضم

سٹے کے نقصانات

شام کے بعد مختلف دکانوں پر لوگ جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے نمبر کے نکلنے کے انتظار میں بیتاب و بیچین نظر آتے ہیں۔ اور کسی ایک کا نام نکلنے سے جو دوسروں کی حالت ہوتی ہے بیان کے قابل نہیں گویا انکی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ دن بھر کی کمائی حرف غلط کیطرح مٹا کر انکی ساری امنگوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

اس سٹے نے بہت سے آدمیوں کو حیران و سرگردان کر رکھا ہے۔ اپنا اندوختہ برباد کر رہے ہیں۔ اور دن بھر کی کمائی سٹے کی نذر کرکے کف افسوس ملتے ہوئے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہ سٹہ صرف بڑوں اور بدمعاشوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اس میں کثرت سے لڑکے شریک ہوتے ہیں۔ جنکو جو پیسے کاغذ۔ قلم وغیرہ کے لئے ملتے ہیں۔ وہ یہاں دے جاتے ہیں بلکہ ہمنے اس امر کو زیادہ افسوس سے سنا کہ اس [illegible] میں عورتیں اور لڑکیاں بھی شریک ہوکر قسمت آزمائی کرنے لگ گئی ہیں۔

اس تجارت کے شاخسانہ کہ پیسے کی طلب جائز و ناجائز افعال کا ارتکاب کرانے میں پس و پیش نہیں کرتی۔ ٹمپرنس سوسائٹی کے پرچارک (مبلغ) جو ایک مقررہ عمر تک سگرٹ نوشی کا سدباب کرنے کے درپے ہیں۔ اور میلوں پر شراب نوشی کو بند کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ اس بات کو افسوس سے سنیں گے۔ کہ سٹے کی بدولت چھوٹے چھوٹے بچے شراب پینے لگ گئے ہیں۔ افسوس!

اگر کچھ یہی حالت رہی۔ اور ملک کے منتظمان نظم و نسق نے کچھ عرصہ اور توجہ نہ کی۔ تو گلشن امرتسر کی ننھی ننھی کونپلیں سل۔ دق۔ آتشک سوزاک وغیرہ مہلک امراض میں نشو و نما پاتی ہوئی نظر آئیں گی۔ اور اس ناپائدار پودے سٹے کے تناور درخت ہو جانے پر بڑے بڑے تیشے بیسود ہونگے۔ بقول شیخ سعدی ؒ ؎

سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل ×

آریہ سماج کا پالیٹکس سے تعلق

کچھ دن ہوئے جب اخبارات میں یہ بحث چھڑی تھی۔ کہ آریہ سماج پولیٹیکل باڈی (ملکی جماعت) ہے تو آریہ سماجی اخبارات نے کان پر ہاتھ دھرے تھے۔ اور اپنے ڈیفنس (جواب) میں آریہ سماج کو صرف مذہبی جماعت بیان کیا تھا۔

لیکن سچائی کی آگ خیالی تنکوں میں زیادہ دیر تک پنہاں نہیں رہ سکتی۔ بالآخر وہ اپنا جلوہ دکھاتی ہے چنانچہ اس نے اپنا رنگ دکھایا۔ اور آریہ سماج کے چوٹی کے اخبار ستیہ دھرم پرچارک کو ماننا پڑا کہ بیشک آریہ سماج پالیٹکس سے جدا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

سرکاری افسران کے سنشے کی ایک ادہی وجہ ہے کہ جو آریہ سماج ویدک دہرم کا پرچار کرتا ہے۔ ویدک دہرم ایک مکمل مذہب ہے۔ یہ محض پوجا پاٹھ سکھانے والا دہرم نہیں۔ وہ ہمیں راج نیتی یعنی امور سلطنت کی نسبت بھی تعلیم دیتا ہے۔ پالیٹکس اور سوسائٹی کا انتظام سب ہمارے دہرم کے اندر آجاتے ہیں آریہ سماج جیسے روحانی فرائض تعلیم سوشل اصلاح اور استریوں کی تعلیم کو اپنا دہرم سمجھتا ہے۔ ویسے ہی اسکا پولیٹیکل دہرم بھی ہے۔ جیسے وہ اپنے بہت سے دعاوی کا پرچار ڈنکے کی چوٹ کرتا ہے۔ ویسے ہی پولیٹیکل مسائل کو بھی صاف طور پر عام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے (دیش ۲۲ نومبر)

× اس نوٹ کے لکھے جانیکے بعد خبر آئی ہے کہ نیکدل انسپکٹر پولیس کی توجہ سے سٹہ پر حکام کی نظر پڑ گئی ہے۔

ہم اپنے دوستوں کو اس تبدیلی خیالات پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اگرچہ انہوں نے ہاتھ کو بہت ادہر ادہر پھرا کر مونہہ تک پہنچایا۔ لیکن اپنے مرکز پر تو آگئے۔ این ہم غنیمت است

مصری علماء کا اعلان بابت جنگ (یورپ)

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں محکمہ احتساب سے پاس ہو کر اخبار الاہرام مصری پہنچا۔ تو اوس میں علماء مصر کا وہ اعلان جسکی خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے۔ اصلی الفاظ میں درج پایا۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہے۔ جس سے علماء مصر کی دور اندیشی اور کمال حزم و احتیاط کا ثبوت ملتا ہے۔ ناظرین اوسکو بغور پڑہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي حذر عباده من الدخول في الفتن وامرهم باجتناب المفاسد ما ظهر منها وما بطن والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي حض الناس على مكارم الاخلاق وحثهم على ملازمة السكينة وترك الشقاق وعلى صحبه وآله الذين اتبعوه ونسجوا على منواله

اما بعد فيا معشر المسلمين انتم تعلمون ان الحرب القائمة الآن على ساق وقدم قد تطاير الى سائر الاقطار شررها وعم جميع البلاد ضررها وقد دهم الناس ما دهمهم من رزاياها وعمهم ما عمهم من بلاياها وقد قيض الله لكم يا معشر المصريين ان تكونوا في امن من خوض غمارها وهيأ لكم ان تجنبوا البلاد شرها وويلاتها بدون ان يكلفكم ذلك نفسا ولا نفيسا فالواجب عليكم ازاء هذه الحال ان تلازموا السكون والسكينة وان تخلدوا الى الراحة والطمأنينة وان ينصح كل واحد منكم الآخر بذلك وان لا تخوضوا في شيء مما لا شأن لكم فيه وان يشتغل كل واحد منكم بشؤونه فقد قال تعالى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ واياكم ان تتعرضوا لما يجلب عليكم المضرة ولا تأمنوا عواقبه وشره فتلقوا بايديكم الى التهلكة بل الزموا في جميع الاحوال الاحسان في الاقوال والافعال فقد قال تعالى وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ واحذروا ان تجلسوا مجالس اهل الفتن والشرور واجتنبوا المجامع التي يكثر فيها القيل والقال ولا تسمعوا الى ما يشوش به عليكم ضعفاء العقول والجهال فلا خير في سرهم ونجواهم كما قال تعالى في امثالهم لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا والحذر كل واحد منكم ان يتعرض لما يصيبه ضرره ولا يقتصر عليه شره فقد حذركم الله من ذلك فقال تعالى وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وفي صحيح البخاري عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من استشرف لها تستشرفه فمن وجد منها ملجأ او معاذا فليعذ به ومعنى هذا الحديث ان كل من كان ابعد عن الفتنة كان خيرا ممن قرب منها وان من تعرض لها تهلكه فيها نحن معاشر العلماء قد رأينا من واجبنا في هذه الظروف الحاضرة ان نبذل لكم النصح ايها المسلمون امتثالا لقوله صلى الله عليه وسلم الدين النصيحة وفي الحديث ايضا من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه وكفى بهذا نصيحة والله الموفق

حمد و صلوٰۃ کے بعد اے مسلمانو! تم جانتے ہو۔ کہ جنگ بہی پوری طاقت سے جاری ہے اور اسکی آگ کے انگارے اڑ رہے ہیں۔ اور اسکی تکلیفات اور مصائب سب لوگوں پر طاری ہو چکی ہیں۔ خدا نے تمہارے مقدر کیا ہے کہ تم لوگ اوس× سے امن میں رہو گے اور تمہارے لئے ایسے سامان بہیا کر دئیے ہیں کہ تم اپنے ملک کو بغیر کسی نفس کو تکلیف دئیے جنگ کے شر سے علیحدہ رکھو۔ اس احسان کے مقابلہ میں واجب ہے کہ تم لوگ آرام سکون راحت اور تسلی سے گزر اوقات کرو۔ چاہئے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کو بہی نصیحت کرے اور جس کام میں تمہارا مطلب نہو اوس میں دخل نہ دو اپنے کاموں میں لگے رہو۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ تم اپنے نفس کی حفاظت کرو۔ گمراہ ہونے والے تمکو ضرر نہ دے سکیں گے اور تم ایسے کاموں سے بچتے رہو۔ جنکا ضرر تم پر عاید ہو۔ اور تم انکے ضرر سے محفوظ نہ رہ سکو۔ ورنہ تم اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالو گے بلکہ ہر حال میں قول و فعل اچھے کیا کرو۔ اللہ تعالے نے فرمایا۔ تم اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اور نیکی کیا کرو۔ تحقیق اللہ تعالے نیکی کرنیوالوں کو محبت کرتا ہے۔ اور فتنہ اور شر انگیزوں کی مجالس سے ڈرتے رہا کرو۔ اور ایسے جلسوں سے بہی بچتے رہا کرو۔ جن میں فضول ادہر اودہر کی باتیں ہوا کرتی ہیں جو خود غرض اور جاہل لوگ تمکو پریشان کن باتیں سنائیں۔ اونکی طرف کان نہ لگایا کرو۔ اونکی اس قسم کی باتوں میں کوئی خیر نہیں۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ انکی بہت سی کانا پہوسیوں میں خیر نہیں۔ ہاں جو صدقہ کرنے یا نیک کام کرنے یا لوگوں میں اصلاح کرنیکے کام کو بہی کرے۔ تو وہ اچھا ہے۔ جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کیلئے یہ کام کریگا اوسکو ہم بڑا بدلہ دینگے۔ اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو ایسے کام کرنے سے ڈراوے۔ جسکا ضرر صرف اوسی کو نہیں بلکہ اوس سے گذر کر دوسروں پر بہی پہنچے۔ اللہ تعالے نے تمکو ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے اس فتنہ سے بچو۔ جو تم میں سے صرف ظالموں کو نہیں پہنچیگا بلکہ دوسروں کو بہی پہنچ جاوے گا۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا میں فتنے ہونگے۔ جو اون میں بیٹھ رہے گا وہ کھڑے سے اچھا ہوگا۔ جو کھڑا ہوگا وہ چلنے پھرنے سے اچھا ہوگا۔ جو چلتا پھرتا ہوگا وہ سعی کرنے والے سے اچھا ہوگا۔ جو اوس میں ذرا جھک کر دیکھے گا۔ وہ آلودہ ہو جاویگا اون فتنوں کے دنوں میں جو کوئی جہاں پناہ کی جگہ پاوے۔ وہ اوس میں پناہ لے لے۔ اس حدیث کے معنے ہیں کہ جو کوئی فتنہ سے جتنا دور ہوگا۔ اوسی قد

× معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعلان مصری جنگ چھڑنے سے پہلے کا ہے۔

وہ اچھا ہو گا۔

ہم علماء نے اس وقت میں اپنا فرض سمجھا۔ کہ تم لوگوں کو نصیحت کریں۔ کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دین میں خیر خواہی ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کی اچھی نشانی یہ ہے کہ مسلمان ایسے کاموں کو چھوڑ دے۔ جو اس کے حق میں مفید نہ ہوں۔ یعنی لغو ہوں۔

اس اعلان پر ۲۴ علماء کے دستخط ہیں جو مصر میں با وقعت علماء ہیں۔ ایڈیٹر الاہرام نے اس مجلس کی کیفیت لکھی ہے کہ اس مجلس علماء کا ممبر وہ عالم ہو سکتا ہے جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو۔ اور وہ دس سال تک درس تدریس کر چکا ہو۔ اور کسی مسئلہ خاص میں اوس کی کوئی تصنیف بھی ہو۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب سے یہ مجلس بنی ہے۔ اسکا اجلاس ہوتا ہم نے نہیں سنا۔ صرف یہی اعلان دیکھا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ التواء یا حجاب غالباً اس لئے ہوا ہے۔ کہ ایسا کوئی کام جو عام ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ ملک میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ واللہ اعلم

اتفاق کس نے کہتے ہیں؟

ہندوستان کے مسلمانوں پر جب کسی گوشے سے کوئی تکلیف آتی ہے۔ تو بعض ہمدردان ملک اتفاق و آشتی کے دست دراز کر دیتے ہیں۔ اور اپنی بے آہنگ آواز پر غور نہیں کرتے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ جس کی طرف ہم جھک رہے ہیں وہ بھی استحسان و پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے یا نہیں۔

اتفاق کے فوائد سے انکار کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ علم کی خوبیوں یا آفتاب کی روشنی سے۔ اتفاق جو فی نفسہ ایک بہت بڑی نعمت و برکت ہے۔ اور جس کی اسلام نے پر زور الفاظ میں تبلیغ کی ہے۔ اس قابل ہے۔ کہ ہر جگہ جلوہ گر ہو۔ اور لوگ اس سے متمتع و مستفید ہوں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اتحاد و اتفاق بہر کیف کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے ملک میں جہاں متضاد خیالات رکھنے والی مختلف قومیں آباد ہوں۔ اور پھر ہر ایک قوم اپنے اندر جداگانہ حالت رکھتی ہو۔ مثلاً ہندو قوم ہی جو ہندوستان میں سب سے زیادہ آباد ہے۔ کئی حصوں پر منقسم ہے۔ آریہ۔ سکھ۔ اور سناتن دہرمی جو اس قوم کے ممتاز فرقے ہیں۔ بعض ایسے اصولوں کی بناء پر مخالفت رکھتے ہیں۔ کہ کسی مفید کام میں بھی ان کا مجتمع ہونا ایک دشوار امر ہو رہا ہے۔

اور پھر ہندو مسلمان کا اتحاد اس سے بھی زیادہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ جن کے نفاق و شقاق کے لئے ذرا ذرا سی باتیں مؤثر و کارگر ہو جاتی ہیں۔ اور مدت بھر کی جد وجہد ایک آن کی آن میں معدوم و نابود ہو جاتی ہے۔ اور بجائے کسی خوش آئند منظر دیکھنے کے حسرتناک انجام کا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم اس امر کا ذکر کر دینا نامناسب نہیں سمجھتے۔ کہ جب آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند پر مسلمانوں کی طرف سے دروازہ بند تھا۔ اور ان کی تبلیغ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کر کے انکو متحیر و مخوش کیا جاتا تھا۔ تو اسوقت صرف ایک مسلمان قوم ہی ایسی تھی۔ جو یہ دیکھکر کہ یہ پنڈت خدا کی توحید بیان کرنا چاہتا ہے۔ اور ہمارا بھی ایک غرض کہ خدا کی وحدت کا ڈنکا دنیا میں بجے۔ میں شریک ہے خوشی سے اپنے پلیٹ فارم کھولکر فراخدلی کا اظہار کیا تھا۔ سوامی دیانند نے اگر قرآن مجید پر کچھ اعتراضات کئے۔ تو اپنے احسانات جتا کر انہیں احسان فراموشی کا مجرم نہیں بنایا گیا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی سے ان کے جوابات دیئے گئے۔ جو ایک متین سنجیدہ اور مقدس اسلام کے سچے پیرو کی شان کے شایاں ہے۔

یہ تو دور کی بات ہے۔ حال ہی کی سنئے۔ کہ لاہور کے سکھ اخبار لائل گزٹ نے بابا نانک صاحب کے روز ولادت کی تقریب پر ایک نمبر شائع کیا جس میں کثرت سے مسلمانوں نے مضامین لکھے جن میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ منشی فاضل اور مولوی فاضل کے القاب وابستہ ہیں۔ اور یہ امر صرف مسلمانوں کی فراخدلی اور وسیع الخیالی کا ثبوت ہے

اس کے چند دن بعد سکھوں کے ایک دوسرے اخبار پنجہ سیوک میں ایک کارٹون نظر سے گذرا۔ جو بھائی تارو سنگھ کی شہیدی (شہادت) کے عنوان سے مندرج تہا۔ اس میں یہ دکھایا گیا۔ کہ ایک قاضی صاحب سامنے کتاب کھولے کھڑے ہیں۔ جو شاید قتل کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ ایک مسلمان بھائی جی کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ اور دوسرا کلہاڑا مار کر جھٹکا کرنا چاہتا ہے۔ وغیرہ

ہمیں اس کارٹون (نقشہ) کو دیکھکر سکھوں کے تعصب پر غصہ نہیں آیا۔ بلکہ انکی حالت پر رحم آیا کہ اگر بفرض محال یہ معاملہ سچا بھی ہو۔ تو سکو اسلام اور پیروان اسلام سے کیا تعلق؟ اور ان لوگوں پر کیا گلہ جنکو باوجود نئی روشنی اور جدید فلسفہ و تعلیم سے فیضیاب ہونیکے اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ ملکی اور مذہبی معاملات دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ اور ان میں بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ لیکن اس کارٹون سے کم از کم اتنا مقصد تو انکو ضرور حاصل ہو جاویگا کہ وہ سکھوں کو مسلمانوں کی طرف سے متنفر کر سکیں گے اور اتحاد کی اس بڑی دیوار کو جو ابنائے ملک نے بڑی بڑی امنگوں سے بلند کرنے کی کوشش کی تہی۔ آن واحد میں زمین کے ہموار کر دینگے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی فرضی واقعہ کو اہمیت دیکر معمولی بات کو غلط پیرایہ میں دکھانے کی بجائے وہ اس دلخراش واقعہ کا نقشہ کارٹون میں دکھاتے جس میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والئ پنجاب کے جانشین شیر سنگھ کو جسوقت کہ وہ بیلوا نوالہ کا جنگل دیکھ رہا تہا۔ ایک سکھ سردار نے دہوکے سے ریوالور کا فیر کر کے اسکا کام تمام کر دیا تہا۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے شہزادے جگیا وہ جو ترازو پر سونے کے باٹوں سے تلتے رہتے تھے۔ نہایت بیدردی و سفاکی سے قتل کر ڈالے گئے تھے۔ اس ہی قسم کے ہزارہا سکھوں میں ایسے مظالم و خونریزی کے واقعات ظہور میں آتے رہے ہیں۔ جن کے بیان سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر محتسب را درون خانہ چہ کار کے موافق ہم دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ہماری اس تحریر سے کوئی جلد باز یہ نتیجہ نہ نکال لے کہ ہم اتحاد کے مخالف ہیں۔ یا اتفاق ہو نہیں سکتا یا ہونا ہی نہیں چاہئے۔ بلکہ ہم تو بارہا اسکی تشریح و توضیح کر چکے

انکے وتبع و سلطنت میں کوئی دوسرا کرتا۔ تو وہ اسکا انتظام کیا کرتے۔ اور نیز یہ کہ ملکی انتظام اور مذہبی احکام مخلوط نہیں ہیں۔ الگ الگ ہیں۔ دانستہ نقصان رسانی سے احتراز کریں۔ اور ملک کے ایسے امور میں جن میں ابنائے ملک کے فوائد یکساں مضمر ہوں۔ ملا کریں۔ اور شیخ سعدی کا متین قول بھی نہ بھولیں۔ آنچہ خود مپسندی بر دیگراں مپسند

منصب اہل ایمان

باری تعالےٰ جل ذکرہ نے اپنی کمال رحمت سے تعلیم انسان کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اور ان کے ہاتھوں میں اپنا حکمنامہ دیکر تبلیغ کا حکم دیا۔ چنانچہ رب العالمین نے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیا۔ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

یعنے اے (میرے) رسول لوگوں کو وہ احکام پہنچادے جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور اگر تو ایسا نہ کریگا۔ پس تو نے منصب رسالت انجام ہی نہیں دیا۔ اس سے بصاف ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو بہی صرف حکم ربانی پہنچانے کا ارشاد رہا۔ اور اسی کی تعلیم وتبلیغ بلا کم وکاست کرتے رہے جس سے یہ گنجائش اور موقع امت کے لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ اپنی خواہش ورائے سے مسئلہ شرعیہ میں حلت وحرمت کی ترمیم یا فرضیت واباحت کی تزبید کرے۔ مگر طبایع مختلفہ اور حرکات نفسانیہ اسپر مقتضی ہیں۔ کہ حکم شاہی کا خلاف سرزد ہو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جامع دستور العمل اصول ایسا نازل فرمایا۔ کہ اہل ایمان کو ہمیشہ اسپر کاربند ہوکر اپنی رفتار درست کر لینے کے لئے کوئی ذریعہ اوس سے بڑھکر میسر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ قوت ایمانیہ اوس سے انحراف کر سکتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے۔ کہ شراب حرام ہے۔ اوسکا استعمال اہل ایمان کسی حالت میں نہیں کر سکتے۔ بکر کہتا ہے۔ حرمت مسلم ہے۔ مگر قوت اور علاج کے لئے جائز ہے۔ اسکو ایمان والے پی سکتے ہیں ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ایک حرام مطلق بیان کرتا ہے۔ دوسرا مقید کرتا ہے دونوں اہل اسلام وایمان ہیں۔ طبیعتوں کا اختلاف رائے وقیاس کا مخالف زمین وآسمان کا فرق رکھتا ہے۔ فیصلہ کے لئے اصول ذرین جس کے مقابلہ میں تمام اصول مانند سرنگون ہیں۔ پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الاٰیۃ۔ یعنے تم اگر آپس میں جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اوسکو اللہ تعالےٰ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر پیش کردو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی (عظمت وجلال) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

ثابت ہوگیا۔ منصب اہل ایمان یہی ہے۔ کہ ہر معاملہ متنازعہ فیہا کو اللہ اور رسول کے حکم کے موافق کرلیا کرے۔ خواہ اپنی جیت ہو یا ہار۔ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کو اپنی فلاح اور جیت سمجھے بنابریں زید اور بکر کے اختلاف ونزاع کو اللہ اور رسول کے حکم پر پیش کرکے فیصلہ کرلیا جائے فرمایا رب العالمین احکم الحاکمین نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

یعنے اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے تہان اور پانسوں سے فال نکالنا ناپاک فعل شیطانی ہے۔ اس سے بچو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ صریح حرمت مطلقہ شراب کی موجود ہے۔ نص قرآنی ناطق ہے۔ جسکو اپنی نجات اور فلاح مطلوب ہو وہ ان حرام اشیا سے بچے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسپر کاربند ہو اور حدیث میں وارد ہوا۔ کل شراب اسکر فھو حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پینے کی شئے نشہ لاوے حرام ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنے فرمایا آنحضرت ؐ نے جو شئے بہت پینے سے نشہ لاوے اوسکا تھوڑا حصہ بہی (جو نشہ نہ لاوے) حرام ہے۔ اور احادیث بہی بہت وارد ہیں۔ جس میں شراب پینے والے کیلئے سخت وعید و عذاب کا ذکر ہے۔ اعاذنا اللہ منہا اور اگر کوئی اس کے مقابلے میں کتب فقہ کی عبارت یہ پیش کرے اذا قصد بہ استمراء الطعام والتداوی و التقوی علی طاعۃ اللہ یعنے کوئی شراب خوری معدہ کی درستی کھانے ہضم ہونے کے لئے یا کسی اور علاج کی غرض سے اور تقویت کے لئے تاکہ خدا کی اطاعت خوب ہو۔ کرے تو جائز ہے۔ اس شرابنوشی کے بہت حکمت عملی سے جائز کرنے کا زور لگایا جانے کا شبہ ہے۔ مگر جواب میں التماس ہے۔ اگر کوئی صاحب ان امراض وعلتوں کی غرض سے شراب نوشی پر آمادہ ہوا ہے یا استعمال کرتا ہے۔ تو میں اپنے مطب سے اس سے بدرجہا زیادہ مقوی دوا مفت بلا قیمت دیتا ہوں۔ بشرطیکہ شراب نوشی اور اس فتوے سے توبہ کا اظہار بہی کریں۔ اس سے کئی فائدے ہونگے۔ اوّل تو حرام سے توبہ نصیب ہوگی۔ دوم یہ بہی علم ہوگا۔ کہ شراب کوئی دوا نہیں ہے۔ بلکہ دوائیں اور ہیں جن سے بلانشہ وخمار توت اعلےٰ درجہ کی حاصل ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ مفتی جواز شراب پر بدگمانی نہ ہوگی۔ بلکہ لاعلمی پر محمول ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جسکو اللہ تعالےٰ اور اس کے سچے پیغمبر نے حرام کردیا ہو۔ اوس کے جواز استعمال پر جرأت کرنا مومنوں مسلمانوں کا منصب نہیں لہذا یہ عبارت متروک رہے

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ طارق بن سوید نے نے بعد ممانعت وحرمت شراب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنے میں شراب دوا کے لئے بناتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا۔ کہ اس کے ساتھ دوا کرنا یا اور کسی غرض سے کھانا پینا شرعاً ممنوع ہے۔ پھر اس کا جواب عقلاً نقلاً معدوم ہے۔ جو صاحب اس کے مرض اور دوا ہونے کے خلاف خامہ فرسائی کریں گے ہم اونکو قواعد عقلیہ حکمیہ سے جواب دینے کو تیار ہیں مگر بحیثیت مسلم ہونے اور فریق مقابل کے درمیان حدیث وقرآن کریم کی تعظیم حائل ہے جو مقدم ہے اسکے حرمت کے اسباب ومصالح بیان کرسکتے ہیں جس سے احکام شرعیہ کا واجب التعمیل ہونا ثابت ہو۔ لہذا مختصراً گذارش ہے۔ کہ نشے مسکر قوائے باطنیہ اور حواس خمسہ پر ایک جمود و

سکون کا عالم طاری کرکے حس سے بے بہرہ کر دیتا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے مرض میں تالاؤں کو افاقہ اور راحت میں ترقی معلوم ہوا کرتی ہے وہ در اصل حس کا بطلان ہے جس سے بیماری کی ایذا کم معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت پر فرحت اور قوت کے آثار نمایاں ہوتے۔ مگر تابکے۔ انجام خراب ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

والسلام عبید الرحمن کفاہ المنان

عورتوں کو تاگہ سے موبافی

(از مکرمی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

ثناء اللہ صاحب امولوی فاضل، مخیر اسلام دام فضلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ کرم مضمون سطور ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرماکے ممنون فرمادیں۔ اخبار اہلحدیث ۶ نومبر سنہ ۱۴ء صفحہ ۸ میں ایک سوال مع جواب بسرخی "عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا" مندرج ہے اسپر مجیب صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملا کر سوتی یا ریشمی یا اونی وغیرہ سے ہو گوندھنا سخت ممنوع۔ ناجائز اور حرام ہے بلکہ باعث استحقاق لعنت ہے۔ اسپر خادم عرض کرتا ہے کہ بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال اپنے بال جوڑے۔ اور۔ اوس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے الخ روایت کی بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

تو اب جسقدر احادیث جوڑنے کی بابت صحاح میں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کا ماخذ بال کا جوڑنا اور جوڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ لانبے بال کرنے سے زینت مقصود ہے۔ اور خالق کی خالقیت کو تبدیل کرنا پایا جاتا ہے۔ پس یہی باعث لعنت کا ہے۔ اور چوٹی میں چار انگشت سے بالوں میں دھجی کپڑے کسی قسم کی ہو۔ واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں۔ بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ چوٹی کھل کر بال پراگندہ نہ ہوں۔ اس سے ہر ایک آدمی کا دل اپنی زوجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتا پایا جاتا ہے۔ اور بال بکھرے ہوؤں سے کام کاج میں دقت۔ پریشانی ہوتی ہے۔ اور بال کھلے ہوئے اکثر گر کے کھانے وغیرہ میں نکلتے ہیں۔ تو ایک قسم کی سبکی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی دھاگا یا کپڑے کی چیز یعنے دھجی لپیٹ کر باندھا جاتا ہے چوٹی کو تو سب وجوہات بالا سے امن رہتا ہے بلا ڈورے یا کپڑے کے چوٹی گوندھکر باندھنا امر مشکل گذرتا ہے۔ بال کی گرہ آخری کی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ میرے عندیہ میں احادیث کی طرف غور کیا جاتا ہے۔ تو لعنت کا باعث نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ بال میں بال ملانا اور گوندھنا موجب لعنت ضروری ہے۔ جیساکہ ظاہر ہے

اپنے محترم دوست مجیب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی ناقص سمجھ کے موافق کچھ عرض زیادہ نہیں کر سکتا ہوں۔ مگر ہاں تمام علماء محدثین سے التجا کرتا ہوں۔ اور امید قوی رکھتا ہوں۔ کہ میرے دل کو ضرور خلاصہ حال مع دلائل منصوصہ کے تحریر فرما کر تسکین دلویں گے۔ ورنہ خادم تو اسی کا قایل ہے۔ کہ جسقدر احادیث اس باب میں آئی ہیں۔ اون کا مطلب بال جوڑنا اور بال جوڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کپڑا اسکو دھجی یا ڈورا آخر ختم بالوں پر چار انگشت واسطے مضبوطی کے گرہ دینے کے واسطے جائز سمجھتا ہوں۔ العلم عند اللہ

اس قدر عرض اور بھی کرتا ہوں۔ کہ ہمارے علماء نے لباس مسنونہ کو اوڑا کر کے یہود وغیرہ و کفار ہند کے لباس کو ترجیح دیکر عام الناس کو او بھارا ہے کہ دھوتی مثل ہنود و کوٹ پتلون وغیرہ کچھ ممنوع نہیں۔ سب جائز ہے۔ حالانکہ اس کی وعید شدید احادیث رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہر من الشمس کی طرح سے واضح کھلا ہوا موجود ہے۔ اور ہمارے مکرمنا علماء موجودہ بالکل اسکی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ اللھم احفظنا من لباس الکفار والفساق۔ مگر ایسے امور کے طرف قلم میں زور دیتے ہیں۔ باقی والسلام خیر الختام

(محمد عفی عنہ دلجاوی)

اسی مضمون پر

اخبار مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۱۴ء میں ایک مضمون بسرخی "عورتوں کا موباف لگانا" بصورت استفتا منجانب مولوی محمد ابو طاہر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ شایع ہوا تھا جسکا جواب بھی ذیل میں مرقوم تھا۔ ہمکو سخت حیرت ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف باوجود یک ذی علم ہونے کے ایسے موقع میں تسامح کر گئے اور آپنے بلا تامل و نظر بصیرت کے آیۃ اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بعض صنف (عورتوں) کو اسطرح قسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔ حالانکہ خداوند تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے شان میں جو کہ خدا کی حلال کی ہوئی زینت کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں کو روکتے ہیں۔ یہ عتاب فرمایا ہے۔

مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ

کس نے حرام کیا۔ زینت کی چیزوں کو جنکو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے جناب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عورتوں کی زینت کو اسقدر ملحوظ رکھا۔ کہ اون کے حالت غسل میں باوجود تشدد فی الغسل و فرمان تحت کل شعرۃ جنابۃ کے اونکو صرف یہ حکم فرمایا۔ بکیفیت ثلاثۃ حصیات یعنے جسوقت تمہارے سر زینت سے آراستہ ہوں صرف تین لپ پانی ڈالدینا کافی ہے۔ ہاں اوس قسم کی زینت جس سے تغیرات خلق اللہ کی جاتے جیساکہ بال ملانا اور گودنا گدوانا وغیرہ ہے جسکے فاعل کو واصلہ اور واشمہ کہتے ہیں۔ بیشک اونکو آپنے حرام اور باعث لعنت فرمایا ہے۔ اور یہی مراد ہے آپ کی اون احادیث سے جسکو مجیب نے

ahmadimuslim.de

حرمت موبافت کی دلیل میں پیش کی ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث اوس کی تفسیر کرتی ہے۔ عن اسماء بنت ابی بکر قالت جاءت امرءة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی ابنة عریسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله۔ افاصله میں جو ضمیر مفعول ہے وہ راجع ہے طرف شعر کے۔ یعنے ایک عورت آئی۔ اور اوس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ہماری ایک لڑکی ہے۔ اور بیماری کیوجہ سے اوس کے بال گر گئے ہیں۔ اور اوس کی شادی ہو رہی ہے کیا میں اوس کے بال میں دوسرا بال ملا کر لانبا کر دوں۔ آپنے فرمایا لعن اللہ الواصلة والمستوصلة۔ فی نہ جاز ان تصل المرءة براسها شیئًا ای شیئًا من الشعر کما یفہم من علیہ حدیث عائشة وھو ظاہر واعجب منہا عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لیست الواصلة التی تعنون ولا باس ان یعرے المرءة فتصل قرنًا من قرونها بصوف اسود انما الواصلة من کانت فی شبیتها

ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ بال ملانا تغیرت خلق اللہ حرام وباعث لعنت ہے۔ اس قسم کا ریشمی وادلی کپڑا وغیرہما کا موبافت لگانا حرام وممنوع نہیں اور یہی مفہوم ہوتا ہے عبارت سے امام نودی شارح صحیح مسلم کے وہ کہتے ہیں

الواصلة ھی التی تصل شعر المرءة بشعر اخر والمستوصلة التی تطلب من یفعل بہا ذالک وھھنا مذاھب کثیرة ولکن اصحہا ھذا ان وصال الشعر بشعر اخر حرام ولا باس فی وصال الحریر وغیرھا والیہ اشارة من قول القاضی عیاض رحمة اللہ علیہ۔ اما ربط خیوط الحریر الملونة ونحوھا مما لا یشبہ الشعر فلیس بمنھی عنہ لانہ لیس بوصل ولا ھی فی معنی مقصود الوصل وانما ھو للتجمیل والتحسین۔ وقال بعض کل ذالک ای وصال الشعر والحریر والخرق جائز ولکن لیس بصحیح۔ ان جملہ اقوال سے بہی معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کا موبافت لگانا ریشمی وادلی کپڑا وغیرہما کا جیسا کہ تمام دنیا میں مروج ہے حرام وممنوع نہیں۔ کما لا یخفی علی ماھر الفن لہذا تنقیحًا وتنقیدًا چند جمل معروض ہیں۔ اسکو اپنے اخبار گہربار میں شایع فرماکر اس ناچیز کو ممنون ومشکور فرمائیے۔

کتبہ ابو العفان محمد عثمان برادر زادہ محمد اسمٰعیل

خریدار ۱۰۲۲

مذاکرہ علمیہ دربارہ بنک فی زمانہ

السلام علیکم مضمون ہذا اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر ممنون ومشکور فرماویں۔ بنک عمومًا جو بنظر رفاہ عام اور فائدہ زمینداران کے سرکار کی طرف سے بر ضا ورغبت عوام دیہات میں کھولے گئے ہیں۔ جن کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ ممبران انجمن سے حسب حیثیت سالانہ یا ششماہی چندہ جمع کرکے حاجتمندوں کو بحساب ۲ پائی یا ۱ پائی فی روپیہ ماہوار کی سود پر دیا جاتا ہے۔ اور سرکاری امداد اس طرح پر ہے کہ جب روپیہ ضرورت سے کم ہو۔ تو سرکاری بنکوں سے بحساب ایک پائی فی روپیہ سود پر لیکر صرف کیا جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کل روپیہ جمع شدہ بعد گذرنے دس سال کے مع منافع حصہ داران ممبروں کو تقسیم کیا جاویگا۔ گو کہ صورت مرقومة الصدر میں عام زمینداروں کو بلنسبت قرضہ لینے کے ساہوکاروں سے بہت فائدہ ہے۔ ایک تو ساہوکار سود بہت سخت لیتے ہیں۔ یہانتک کہ سوائے۔ ڈیوڑھے۔ بلکہ بعض اوقات اصل رقم سے کئی حصہ سود زیادہ کرکے وصول کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قرضدار کی ساہوکاروں سے رہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے۔ بنک ہائے مذکور بلحاظ افادہ واستفادہ دنیاوی تو مفید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بلحاظ قانون اسلام مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔ بعض اسکو ناجائز بلکہ حرام کہتے ہیں۔ لہذا علماء کرام سے درخواست ہے۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے علم سے اس میں بخیال التنقیح حل مسئلہ بذریعہ تحریر جواز وعدم جواز کے متعلق اپنے خیالات سے مستفید فرماویں

(خاکسار گوہر علی از موضع سپار نوتلہ ضلع امرتسر)

نعتیہ مطلع

(گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں تحریک ہوئی تھی کہ لطف سخن کے طور پر نعتیہ اشعار بھی درج اہلحدیث ہوا کریں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے شعراء اسطرف توجہ کریں گے تو انکا کلام بڑی عزت سے درج ہوا کریگا سب سے پہلے مرزا محمد خلیل صاحب عزاپوری نے اپنا کلام بھیجا ہے۔ اس کلام میں گو شاعرانہ تخیلات نہیں۔ بلکہ بالکل سادہ ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اخلاص پر نظر کرکے درج کیا جاتا ہے امید ہے اور صاحبان ارباب سخن بھی اسطرف توجہ کرینگے

ایڈیٹر

جو کوئی رکھتا ہے دل میں لعنت خیر الورا
صادق وکامل وہی ہے امت خیر الورا
مظہر لطف خدا ہے رحمت پروردگار
ذات ذی درجات اقدس حضرت خیر الورا
حق میں اپنے ہو کرامت سے کہیں بہتر سمجھ
گو میسر ہو تجھے یک ذریت خیر الورا
آپکا دنیا میں آنا تہا کہ سب اصنام دیر
گر گئے سجدے میں کہا کر ہیبت خیر الورا
خصلت خوئی نبی کیونکر نہ ہو دلکو پسند
ہے پسندیدہ خدا کو عادت خیر الورا
ہے جہاں قرآن میں کلمہ اطیعوا اللہ کا
ساتھ ہے وابستہ اوس کے طاعت خیر الورا
ورد افضل ہے وظیفوں میں کلام اللہ کا
بعد اوس کے ہے درود رحمت خیر الورا
وصف ہر شاعر کیا کرتا ہے اپنے یار کا
تو بہی اے مسلم کیا کر مدحت خیر الورا

فتاوےٰ

س نمبر ۲۸ - ایک شخص قوم چمار جس کا نام ہارا تن تھا - اب اپنی خوشی اور صرف محبت دینی سے بلا کسی تعلق دنیاوی وغیرہ اوس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور سب طرح سے احکام اسلام کی پابندی کرتا ہے - اور اب تک اسلام کے برخلاف اوس سے کوئی بات صادر نہیں ہوئی - اور اب نام اوسکا رمضان رکھا گیا ہے - اسوقت کہ چند اشخاص کہ جن کے نام ظاہر کرنیکی حاجت نہیں اوس سے مذہبی طور پر کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے - چنانچہ کھانا پینا وغیرہ سب چیز سے دور رہتے ہیں - بلکہ اوسکو سراسر پہلی حالت پر سمجھتے ہیں - اوسکو شرعاً کیا حکم ہونا چاہئے - چونکہ چند علماء نے اون کے گاؤں میں آکر اونکو سمجھایا لیکن ہرگز باز نہیں آئے - نومسلم مذکور نے بروز عید اضحیٰ قربانی کی - تو بہت اشخاص نے گوشت قربانی بھی نہیں لیا - اوسکو بسبب قوم چمار جانتے ہیں یہ سب نفرت کرتے ہیں - (سائل الہی بخش و حافظ کالو انکوٹ دہرمال)

ج نمبر ۲۸ - نومسلم جو اپنے سابق مذہب کو چھوڑتا ہے وہ پہلے سب گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے اس لئے وہ عزت کے قابل ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ سب نومسلم تھے - اور حضرت بلال اور صہیب رضی اللہ عنہ پہلے غلام تھے - غلام چماروں سے بھی زیادہ ذلیل ہوتے ہیں - مگر اسلام لانے کے بعد وہ اس قابل ہوئے - کہ اون کے نام پر رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے - اس لئے ایسے چمار نومسلموں سے دلی ہمدردی اور عزت کرنی چاہئے - جو لوگ اون سے نفرت کرتے ہیں - وہ بہت برا کرتے ہیں - اسطرح اسلام کی اشاعت میں سخت رکاوٹ آئے گی - اور اصل خوب فقط -

س نمبر ۲۹ - میرا شوہر پابند صوم و صلوٰۃ ہے - اسی لئے وہ مجھکو بھی اسی پابندی کی ہدایت کرتا ہے - مگر مجھے بعض باتیں مانع ہیں - وہ یہ کہ اول چونکہ میرا شوہر اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا - میرے ایک شیر خوار بچہ میری گود میں ہے جس کے مفرت و نقصان اور نیز اپنی اس تکلیف کے اندیشہ کو ملحوظ رکھکر کہ کہیں ہمارے ہاتھ پیر نہ رہ جائیں یا شیر خوار کو ٹھنڈ کا مرض نہ ہو جائے - میں غسل نہیں کرتی - اور یہی سبب ہے - کہ میں نماز ادا کرنے سے معذور ہوں - شوہر ادائے صلوٰۃ کی سخت تاکید کرتا ہے - علاوہ بریں وقت پر لکڑی وغیرہ کا پانی گرم کرنے کے لئے مہیا ہونا بھی مشکل ہے - ٹھنڈا پانی خصوصاً آجکل سردی کے زمانہ میں مجھ مرضعہ کو باعث خطر ہے - پس ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے - کہ میں نماز کسطرح ادا کر سکوں - (ملن کانپوری)

ج نمبر ۲۹ - قرآن مجید میں ارشاد ہے - لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا - خدا کسی نفس کو طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا - صبح کے وقت غسل سے تکلیف کا خطرہ ہے - تو صبح کی نماز وضو سے پڑھ لیں - دوپہر کو غسل کرنے میں تکلیف نہ ہو - تو غسل کر لیں غرض غسل کرنے میں تکلیف کا خیال رہے - مگر واقعی تکلیف ہو محض بہانہ دلی طور نہ ہو

س نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت کیا ہے ؟

ج نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت میں اختلاف ہے - خاکسار کی ناقص تحقیق یہ ہے - کہ حیض و نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں - حنفیہ نفاس کی بابت تو یہی کہتے ہیں - مگر حیض کی اقل مدت تین یوم رکھتے ہیں کیونکہ ایک حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ حیض کی کم مدت تین یوم ہے - مگر وہ حدیث صحیح قابل حجت نہیں - اور حیض کی اکثر مدت حنفیہ کے نزدیک دس یوم اور شافعیہ کے نزدیک ۱۵ یوم ہے - اصلی بات یہ ہے - کہ جتنی عادت ہو - نفاس کی اکثر مدت چالیس یوم ہے - بعض کے نزدیک ۶۰ یوم واللہ اعلم -

س نمبر ۳۱ - بعض عورتیں مہینہ بھر یا کم میں اور بعض سوا مہینہ میں وضع حمل کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ لیتی ہیں - کیا اونکا یہ فعل موافق شرع ہے (؎)

ج نمبر ۳۱ - جب خون بند ہو جائے پڑھ لیں دنوں کا حساب ٹھیک نہیں

س نمبر ۳۲ - بعض کا قول ہے کہ اقل مدت حیض کی ۳ دن اور چار راتیں ہیں - پس چوتھے دن عورت سے مقاربت کرنا کیسا ہے ۔ (؎)

ج نمبر ۳۲ - اقل مدت سے مراد یہ ہے کہ اتنے دن آسکتا ہو یہ نہیں - کہ اتنے دن گزار کر مقاربت کرنی جائز ہے خواہ خون جاری ہی ہو

س نمبر ۳۳ - حیض و نفاس میں قرآن و حدیث کا مس کرنا اور اوسکی تلاوت کیسی ہے ؟ (؎)

ج نمبر ۳۳ - حدیث میں منع ہے

س نمبر ۳۴ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا پینا کیسا ہے

ج نمبر ۳۴ - جائز ہے

س نمبر ۳۵ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ساتھ صاحب فراش ہونا کیسا ہے (ملن کانپوری)

ج نمبر ۳۵ - صاحب فراش ہونا جائز ہے جماع منع ہے -

س نمبر ۳۶ - اس ملک دکن میں دستور ہے - کہ نکاحوں کے موقعوں پر عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں اور ضیافتیں کی جاتی ہیں - طعام ولیمہ شاذ و نادر دیا جاتا ہے - اور ولیمہ کے کھانے میں غربا و مساکین کو نہیں بلایا جاتا - ذی مقدرت اور خوشباش لوگوں کو ہی دعوت دیجاتی ہے - پس بدوں ولیمہ کئے نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں - اور جس ولیمہ میں غربا و مساکین کو بلا کر کھانا نہ کھلایا جاوے - وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں - (سائل از امراوتی)

ج نمبر ۳۶ - نکاح درست ہے - ترک ولیمہ اور دیگر خلاف سنت دعوتوں کا گناہ لازم ولیمہ مذکور کو درست نہیں

س نمبر ۳۷ - شادی اور غمی کی وہ تقریبات جن میں لہو و لعب اور شرکیہ و بدعیہ امورات ہوا کرتے ہیں - اور اہل برادری اور نیز دیگر اہل اسلام کو دعوتیں دی جاتی ہیں - مثل جلوہ چوتھی - دہم - بستم - اور چہلم وغیرہ کی - تو ایسی دعوتیں قبول کرنی اور ان دعوتوں میں شریک ہوکر محفلوں کی رونق بڑھانی اور کھانا کھانا شرعاً کیسا ہے ؟ (؎)

ج نمبر ۳۷ - ایسی دعوتوں کو قبول نہ کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے - اتقوا مواضع التہم اتہام کے مواقع سے بچتے رہو

متفرقات

حساب دوستاں } مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ ۱۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آیندہ خریداری منظور نہ ہو یا کچھ مہلت چاہتے ہوں۔ تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرما دیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق نقصان نہ ہو۔

۱۰۵ - ۱۵۳ - ۳۰۸ - ۳۱۳ - ۴۲۶ - ۴۳۴ - ۴۳۹
۶۹۸ - ۷۱۲ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۸۳۴ - ۹۲۹ - ۱۰۱۵
۱۰۱۴ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۷ - ۱۰۶۵ - ۱۳۰۲ - ۱۳۱۱
۱۴۴۳ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۳ - ۱۶۲۰ - ۱۷۰۱ - ۱۸۰۸
۱۸۱۵ - ۱۸۲۹ - ۲۱۱۲ - ۲۱۴۲ - ۲۱۶۲ - ۲۳۸۴
۲۴۹۳ - ۲۵۲۴ - ۲۵۶۷ - ۲۵۶۸ - ۲۵۷۴ -
۲۵۷۸ - ۲۵۹۳ - ۲۶۰۱ - ۲۶۰۸ - ۲۶۲۳
۲۶۳۵ - ۲۸۴۷ - ۲۹۹۰ - ۳۰۲۳ - ۳۰۲۷
۳۰۳۱ - ۳۰۴۳ - ۳۰۴۴ - ۳۰۴۸ - ۳۰۵۰
۳۰۵۵ - ۳۰۶۱ - ۳۰۶۳ - ۳۰۶۴ - ۳۰۶۸
۳۲۵۴ - ۳۲۶۸ - ۳۳۵۷ - ۳۴۰۰ - ۳۴۰۳
۳۴۰۴ - ۳۴۰۵ - ۳۴۰۶ - ۳۴۰۷ - ۳۴۱۰ -
۳۴۱۱ - ۳۴۱۳ - ۳۴۱۵ - ۳۴۱۶ - ۳۴۱۷
۳۴۱۸ - ۳۴۱۹ - ۳۵۱۴ - ۳۵۲۱ - ۳۵۲۲
۳۵۴۲ - ۳۵۴۴ - ۳۷۰۷

محمدیہ کمپنی } کی بابت جو اعلان ہوا کہ جتنی رقم سردست موجود ہے۔ اوسکی تقسیم بحساب فی روپیہ ۱۳ آنہ آتی ہے۔ اس کے مطابق جو صاحب چاہیں۔ منگالیں۔ اعلان کے بعد جن جن صاحبوں کو رقم بھیجی گئی۔ اون کے نام ۱۴ - ۳ نمبر تک اہلحدیث مورخہ ۲۰ نومبر میں درج ہو چکے ہیں۔ ۱۵ سے ۲۰ تک جن کو رقوم بھیجی گئیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔ مولوی گل محمد بستی گزرنہ۔ عیسے خاں بستی گزرنہ۔ شیخ کبیر الدین۔ مسعود علی۔ قیام الدین۔ گمانی میاں دلو مستری۔ محمد سلیم۔ داؤد۔ رمضان میاں امیر الدین عمر عرف منڈو میاں۔ مسعود علی بشیر الدین ستوبا ندیلور

بابو محمد الدین سورہ لنی۔ بابو عبد الرحمن باندہ۔ میر محمد اود ہو نگل۔ عبد الرحمن بھوئیوال۔ منشی محمد حفیظ الدین اکھرہ۔ حافظ فضل الدین حافظ احمد جھنگ۔ مولوی سید ابوالحسن دہلی۔ منشی عبد الحی کوہاٹ۔ مولوی عبد الغفور داتاپور۔ میاں اللہ بخش چک ۹۳۲ محمد اسمعیل خاں۔ احمد حسین۔ حامد حسین۔ نور الاسلام ٹانڈہ۔ مولوی عبید الرحمن۔ شیخ عبد التواب۔ مولوی عبد الستار حسن مع متعلقین دہلی۔ حافظ کریم بخش بریلی۔ منشی غلام احمد رنگریز امرتسر شیخ عبد العزیز امرتسر۔ حافظ عبد اللطیف دیوبند۔ شیخ محمد عبد الرزاق کنو۔ مولوی عبد الرحیم و حاجی عبد اللہ انبوہا۔

بعض اصحاب ایسے بھی ہیں۔ کہ اونکی نگاہ سے "اہلحدیث" ۳ جنوری نہیں گذرتا۔ اون کے کسی دوست کی نظر سے گذرتا ہو۔ تو اونکو اطلاع کر دیں۔

انجمن اہلحدیث بریلی } اہلحدیث کانفرنس اس تجویز پر بہت زور دیتی ہے۔ کہ ہر مقام انجمن اہلحدیث قائم ہو۔ تاکہ حامیان توحید و سنت اپنے اپنے علاقہ میں خود کام کریں اور بڑے کام میں اپنی کانفرنس سے مدد لیں۔ الحمد للہ کانفرنس کی یہ آواز قبول ہوئی۔ آج ہم ایک ایسے مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہونیکی خبر سناتے ہیں۔ جو مذہبی اہمیت میں پشاور سے کم نہیں۔ ناظرین مراسلہ ذیل پڑہیں۔

الحمد للہ کہ بریلی میں انجمن اہلحدیث یکم محرم ۳۳ھ یوم الجمعہ قائم ہو گئی۔ یہاں کے اہلحدیث نہایت قلیل ہیں اسمار عہدہ داران جناب مولوی حافظ حکیم احسان آفتی صاحب صدر انجمن دامین جناب حافظ فیروز شاہ صاحب نائب صدر نیاشہری جناب بہادر خانصاحب صوبہ دار نائب صدر دھپانی بریلی۔ منشی عبد القادر خانصاحب سکرٹری انجمن دھپانی۔ منشی محمود خاں صاحب نائب سکرٹری دنیاشہر عبد الرحمن خانصاحب متصل مسجد دار ۳ خزینی ہیں۔ سب مسلمان اللہ پاک سے دعا کریں۔ کہ اللہ اوسکو ترقی عطا فرما دے۔

(از عبد الستار حسن سفیر کانفرنس)

تلاش عزیز } حافظ عبد الغفار ساکن کبر پور ضلع فیض آباد عرصہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو پتہ ہو تو براہ کرم اطلاع دیں۔ ان اجری الا علی اللہ (خاکسار۔ فخر الحسن از ٹانڈہ ضلع فیض آباد مدرسہ عین العلوم)

ایضاً } میرے دوست مولوی صلیح الدین دیناجپوری عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ کسی صاحب کو علم ہو۔ تو براہ مہربانی کرکے اطلاع دیں۔ (احسان اللہ مدرس مدرسہ مفید عام سالک کورٹی ڈاکخانہ بہول ضلع دیناجپور)

علاج خارش } مولانا! آپنے اہلحدیث میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کی علالت خارش کا ذکر کیا۔ اگرچہ صاحب موصوف تشخیص کرا کر مجھ سے ... مولانا آسیا کھوٹلی ہیں تو خاکسار کے پاس نہایت مفید دوا ہے۔ مفت حاضر کر سکتا ہوں۔

میاں عبد اللہ صاحب وزیر گنگوہی جو ابا رضہ بخار کہنہ مبتلا ہیں کسی مقامی طبیب سے تشخیص کرا کر وہ مجھ سے منگا سکتے ہیں (خاکسار حکیم نور الدین لاہور۔ موچی دروازہ)

تلاش کتاب } کتاب ادامۃ السکر والصبر والشکر مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں (خاکسار غلام محمد دار متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

حاجیاں کی واپسی } الحمد للہ علی احسانہ ترکی اور انگریزی جنگ کیوجہ سے حاجیوں کی واپسی میں جو خطرہ پیدا ہوا تھا۔ وہ رفع ہو گیا۔ حاجیوں کے کئی ایک جہاز آگئے جن میں خواجہ کمال الدین بھی حج کرکے آ گئے ہیں۔ انشاء اللہ اور بھی آنے والے ہیں

جملہ ناظرین اہلحدیث کیخدمت میں التماس

خاکسار کو سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کی اشد ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو کتاب ہذا کا پتہ ہو۔ تو بذریعہ اخبار ہذا یا براہ راست خاکسار کو پتہ ذیل سے مطلع فرما دیں۔ اور نیز قیمت و جس جگہ و جس صاحب سے دستیاب ہو سکے۔ مفصل پتہ تحریر فرما دیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا

(حمزہ نور محمد خریدار ۲۹۰۹ از موضع میانہ ڈاکخانہ چکری ضلع جہلم)

علم الفقہ - [illegible]

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر کے سکھوں کے خالصہ کالج میں ۲۷ نومبر کی شب کو ایک سکھ نے جو ساہنگا ضلع لائلپور کا سکول ماسٹر ہے۔ پرنسپل خالصہ کالج کے خیال سے ایک انگریز پروفیسر پر چھری (آلہ قتل) سے فیر کئے۔ پروفیسر مذکور زخمی تو ہوا لیکن بچ گیا۔ اور حملہ آور گرفتار ہوا۔

تصادم - ۲۰-۲۱ نومبر کی درمیانی رات کے ایک دو بجے کے قریب انبالہ اور راجپورہ کے درمیان [illegible] سٹیشن پر ہولناک ٹکر ہوئی۔ جس سے کئی گاڑیاں اور انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ۱۰ مسافر ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے۔

فیصلہ - بابا سرج بلب سنگھ بیدی نے سکھوں کی طرف سے ایک مقدمہ جو پنڈت دینا ناتھ آریہ پر اسکی تصنیف کاتھ چکر کے دل آزار ہونے کی بنا پر دائر کیا ہوا تھا۔ وہ پنڈت مذکور کے اظہار افسوس کرنے کے بعد واپس لے لیا۔

خالصہ پنتھ کی حقیقت - جس کے مصنف لالہ رونق رام اور لالہ شمبر دت ریاست پٹیالہ میں ماخوذ ہیں۔ اس کے متعلق ۴ سے ۹ دسمبر تک گواہان استغاثہ پر جرح ہو گی اور ۱۰ سے ۱۲ تک ملزم صفائی پیش کریں گے

جنوبی لنڈن میں ڈاکہ - پہلا ڈاکہ ایک جرمن قصاب پر پڑا۔ جرمن قصاب نے بلوائیوں کا اجتماع دیکھکر دکان بند کر دی۔ بلوائیوں نے شیشے اور دروازے توڑ پھوڑ ڈالے اسی طرح بہت سے بلوائی جمع ہو گئے۔ جنہوں نے کئی دکانیں لوٹیں۔ اور کئی جگہ آگ لگائی۔ ان بلوائیوں میں عورتیں بھی نکلی تھیں۔ جو تعاقب کرنے والوں پر پتھر پھینکتی تھیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ بلوائی اور ۴۰ مشتبہ شخص گرفتار ہوئے

کلکتہ میں بم - کلکتہ کے مسلمان پارہ بازار میں ۲۵ نومبر کی شام کو بم کی ہولناک واردات وقوع میں آئی کہا جاتا ہے کہ بابو بسنت کمار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس بنگال اور خفیہ پولیس کے پانچ افسروں نے پارہ بازار کی ایک میٹنگ میں کانفرنس کی۔ ۵ بجے کانفرنس ختم کر کے گھر جانے والے تھے۔ کہ دو منٹ کے بعد دھماکہ ہوا۔ بعض افسر جھلک گئے تھے۔ بھاگتے ہوئے واپس گئے۔ ایک سپاہی نے بم والے پر پستول چلانا چاہا۔ لیکن اس نے دوسرا بم پھینک کر اسکا کام تمام کر دیا۔ ایک پنجابی پولیس مین اور دو ہیڈ کنسٹیبل مارے گئے۔ جن میں ایک بابو صاحب کا قریبی رشتہ دار تھا

میڈیکل کالج لاہور کے متعلق جو پچھلے دنوں افواہ اڑی تھی۔ کہ کالج بوجہ جنگ کے بند ہو جاویگا۔ اسکی متعلق پنجاب گورنمنٹ نے پریس کے نام ایک مراسلت بھیجکر اطمینان دلایا ہے۔ کہ اگرچہ اس کے دو پروفیسروں کو فوجی ڈیوٹی پر عود کرنا پڑا۔ اور ممکن ہے کہ دو اور پروفیسروں کی خدمات بھی عنقریب جنگ کیلئے طلب کیجائیں جس سے بقیہ پروفیسروں پر کام کا بوجھ زیادہ پڑ جاویگا۔ مگر تا وقتیکہ کوئی ناگہانی افتاد نہ پڑے۔ کالج دوران جنگ میں برابر کھلا رہیگا۔ بلکہ اسے اپریل گذشتہ کی کمیٹی تحقیقات کی سفارش کے مطابق اور بھی تقویت دیگئی ہے

گورنمنٹ ہند کے سکرٹری صیغہ فوج بھی عنقریب میدان جنگ کو جانے والے ہیں

ارض روم صدر مقام ترکی آرمینیا۔ روسی اور ترکی جنگ کا مرکز بن رہا ہے

روس کی خبر ہے کہ ریجولا اور ورڈہ کے مابین جرمنوں کو کامل شکست ہوئی۔

لڑائی کی تفصیل اسطرح بیان کیجاتی ہے۔ کہ جرمن روسی فوج کو چیر کر آگے بڑھ گئے۔ اور ایک مقام پر قبضہ کر لیا۔

اس طرح لڑنے سے جرمنوں کا مقصد یہ تھا کہ شمال کی روسی افواج کو جنوب کی روسی افواج سے الگ کر دیں۔

لیکن روسیوں نے جوابی حملہ میں انہیں گھیر لیا۔ نیز پیچھے سے جرمنوں کو کمک بھی نہ پہنچ سکی

محصور ہو جانے کے سبب جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔ اور انہیں ہتھیار ڈالدینے پڑے۔

بقول روسی اخبار [illegible] ٹرینیں جرمن اسیروں کو لانے کیلئے روانہ کی گئی ہیں۔

روسی بیان ہے کہ سرویہ کے مقام لازرنیمن لڑائی جاری ہے جہاں آسٹریا اپنی پانچ آرمی کور سے سرویہ سے ایک فیصلہ کن لڑائی کرنا چاہتا ہے

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرویہ۔ رومانیہ اور یونان سے مشورہ کر کے بلغاریہ کو مقدونیہ میں کچھ علاقہ دیدیگا۔

بلغاریہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر رادوسلاف نے بیان کیا۔ کہ بلغاریہ کو غیر جانبداری قائم رکھنی چاہئے

انگریزی جنگی جہاز بلوارک بمقام شیرنس جنگ سے اڑ کر غرق ہو گیا۔ سات ۳ آٹھ سو آدمیوں میں سے صرف ۱۲ بچائے گئے۔

روسی بیان ہے۔ کہ انہوں نے آسٹریا کی علاقہ میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۸ ہزار قیدی گرفتار کئے ہیں۔

چار انگریزی جنگی جہازوں نے بمقام زیبروگ گولہ باری کر کے جرمن تدابیر کو درہم برہم کر دیا۔

زیبروگ بلجیم میں ایک بندرگاہ ہے۔ جسپر جرمنوں نے قبضہ کر کے اسے اپنا بحری جنگی اسٹیشن بنا لیا تھا اور وہاں زیر آب چلنے والی کشتیاں بنا رہے تھے۔ تاکہ انگریزی بیڑے پر حملہ کرنے میں سہولت ہو

یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ زیبروگ میں جو زیر آب چلنے والی کشتیاں تھیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔

میدان جنگ واقعہ فرانس میں انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں نے قدرے ترقی کی

فرانس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے التوائے جنگ کیلئے درخواست کی جو نامنظور کی گئی۔

ہندوستانی سپاہیوں نے بعض خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور تین جرمن افسر سو سپاہی ایک [illegible] مشین سے چلنے والی توپیں گرفتار کی ہیں

جرمن نقصان کی سرکاری فہرست ۷۳ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقتولین و مجروحین کی مجموعی تعداد ۶ لاکھ اٹھارہ ہزار ۴ سو ۳۶ تک جا پہنچی ہے۔ اس میں سیکسنی کی ۵۰ بویریا کی ۵۶ اور ورٹمبرگ کی فہرستیں شامل نہیں۔

بقول ایک فرانسیسی فوجی اخبار جرمنوں کا نقصان بارہ لاکھ سے بھی زیادہ ہوا ہے

جرمن کیلے تک پہنچنے کی آخری جد و جہد کیلئے تیار ہو رہے ہیں

جرمن نہر کیل کے مورچوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ اور ہیلیگولینڈ

ahmadimuslim.de

موميائی

۱۲/۵۲

یہ موميائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکسان مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ عہ دو چھٹانک ۲۰ یا ۱/۴ ہے یا دو پختہ سیر مع محصول ڈاک وغیرہ

محصول ڈاک غیرہ سے علاوہ

تازہ شہادت

جناب شیخ حبیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ دو چھٹانک موميائی بذریعہ ویلو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ یہاں موميائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا موميائی استعمال کرکے فائدہ ہوا اب ازراہ مہربانی ایک چھٹانک موميائی جلدی روانہ کریں

جناب ابوالحسن صاحب از مونا تھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک موميائی بہ پتہ ذیل۔۔۔۔ ویلو کر دیجئے۔ یہ بہت دوا واقعی نافع ہے (۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مقام اسنوا ضلع بیر بھوم رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی موميائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور صاحب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ۔ کھانسی میں حیران ہوں۔ مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ سو مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید کتابیں

۲/۵۲

رسائل شبلی شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی کے نہایت مفید و کارآمد علمی و تاریخی دس رسائل کا مجموعہ جسمیں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں

(۱) اسلامی شفاخانے۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنائے
(۲) اسلامی کتبخانے۔ اسلام میں کتبخانہ کی ابتدا و ترقی کے حالات۔
(۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے
(۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا۔
(۵) المخطبہ قدیم ادبی و علمی تالیفات کا تذکرہ۔ (۶) الانتظ یورپ کے مورخ مستشرقین اور ورنیل کانفرنس ہیگ کے سفرنامے پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس کا تاریخی ثبوت۔ کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے
(۸) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قایم کی تھیں اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۹) تراجم۔ علمی دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا باتیں ترجمہ کی تھیں۔ (۱۰) میکنکس اور مسلمان مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں۔

۱۲ر

تقلید اور عمل بالحدیث اس مضمون میں سات تذکرے ہیں۔
(۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانے کا حال
(۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب
(۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی
(۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب
(۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے
مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم

۸ر

الایمان اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج۔ قابل عمل و مطالعہ۔

۶ر

تربیت اولاد تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی نشو و پرداخت کی سہل اور کارآمد ترکیبیں

۴ر

الدین یسر یہ محققانہ رسالہ درحقیقت حدیث نبوی ان الدین یسر (دین تو آسان چیز ہے) کی ایک بے مثل حکیمانہ تفسیر ہے۔ جس میں نصوص صحیحہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول نہایت آسان ہیں۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے اسلام کی پابندی آسان ہے۔ مصنفہ شمس العلماء مولانا حالی۔

۳ر

ملنے کا پتہ **منشی مولابخش گشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین عالموں۔ پروفیسروں اور مورخوں کی آراء کا مجموعہ ۳ر

فاتح قادیان یعنے اس مناظرہ کی کیفیت جو مولانا ابوالوفا اور مرزائیوں کے درمیان ہوا جس میں مولانا کو تین صد روپیہ انعام ملا۔ اور حق کی فتح ہوئی ۱ر

[illegible]

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تفسیر ثنائی (اردو) پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کا چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں تیار ہیں

جلد اول	سورہ فاتحہ بقرہ قیمت	عـ۲ـہ
״ دوم	سورہ آل عمران و نساء ״	عـ۲ـہ
״ سوم	سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ״	عـ۲ـہ
״ چہارم	تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ״	عـ۲ـہ
״ پنجم	تا سورہ فرقان ״	عـ۲ـہ
״ ششم	تا سورہ یٰسین ״	عـ۲ـہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے صرف ۔۔ روپے مع محصول

الانصاف فی حق احناف۔ کے جواب میں قیمت ۳ر

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ علامہ شبلی مرحوم عـ۲ـہ

البرہان العجاب۔ فاتحہ خلف امام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴ر

اے گائیڈ ٹو دی پرشین عربک ورڈس اینڈ ہیلپس

اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر و افعال کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں پر بحث ۳ر

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۴ر

ترک وید۔ غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونیکا ثبوت دیا ہے قیمت ۶ر

تغلیب السلام۔ بجواب تہذیب السلام دھرمپال جلد اول ۳ر جلد دوم ۳ر جلد سوم ۴ر جلد چہارم ۳ر چاروں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲ر

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳ر

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱ر

مکتوب بدعت۔ بدعات کا طومار

میل و ملاپ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ قیمت ۲ر

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کیلئے بہت مفید ۱ر

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۴ر

ہدایت زوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ قیمت ۱ر

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱ر

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۱ر

حدوث دنیا۔ آریوں کا رد ۱ر

عزت کی زندگی قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱ر

شریعت و طریقت ہر دو کا بیان ۱ر

کلمہ طیبہ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی قیمت ۱ر

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہامو

کی مفصل تردید مع جواب انجام آتھم نا مکمل ہے ۱۵

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱ر

سوامی دیانند کا علم و عقل ۱ر

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۲ر

ترک تناسخ معہ فتوح الرحمان مصنفہ دھرمپال تازہ تصنیف جن میں تناسخ کی تردید کی ہے قیمت ۸ر

ترک نیوگ نیوگ کی تاریخ اور اس کے نقائص پر زبردست کتاب مصنفہ دھرمپال ۴ر

ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج ۳ر

ملنے کا پتہ

مینجر اہلحدیث امرتسر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو بہ اتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنگلی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئے ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہوا جنکے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جنکی دعا سے غیر عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا۔ جنکی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں۔ جو حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جنکی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے پونے تین سو صفحے کی کتاب منگا ملاحظہ فرماویں

قیمت علاوہ محصول [illegible] ضلع [illegible] پنجاب

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا